

2 ایس۔سی۔ آر سپریم کورٹ رپولٹس 1961

مہاراجہادھیراجا
سر کامشور سنگھ

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار اور اوڑیسہ -

25 اکتوبر 1960

ایس۔ کے۔ داس اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز۔

انکم ٹیکس۔ ٹیکس سے چھوٹ۔ ٹرسٹ کی جائیدادوں سے زرعی آمدنی۔ ٹرسٹی کا معاوضہ اس طرح کی آمدنی کا ایک فیصد اور ٹرسٹ ڈیڈ پر منحصر ہے۔ معاوضہ، چاہے زرعی آمدنی ہو۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (II آف 1922)، دفعات (I) 2، (viii) 4(3)۔

اپیل کنندہ نے کچھ مندروں اور ٹھا کر باریوں کی دیکھ بھال کے لیے اپنی کچھ زمینوں کو آباد کرنے کے لیے ٹرسٹ کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا۔ اسے اداروں کا ٹرسٹی بننا تھا اور ٹرسٹی کے معاوضے کے طور پر ان زمینوں کی خالص آمدنی کا 15 فیصد حاصل کرنا تھا۔ انکم ٹیکس حکام کے سامنے اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ چونکہ ٹرسٹ کی زرعی جائیدادوں سے بطور ٹرسٹی موصول ہونے والی آمدنی اس کے ہاتھ میں زرعی آمدنی تھی اور ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ (viii) 4(3) کی وجہ سے اسے ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا، جس معاوضے کو ٹرسٹ کے دستاویز میں موجود عہد نامے کے تحت بھی اس دفعہ کے تحت مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا کیونکہ جب اس نے زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کا ایک حصہ اپنے معاوضے کے لیے مختص کیا تو آمدنی کی اصل نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔

منعقد: قرار دیا گیا کہ اس حق کا منبج جس میں ٹرسٹ کی خالص آمدنی کا ایک حصہ اپیل کنندہ کے ذریعے اپنے معاوضے کے طور پر مختص کیا جانا تھا، زرعی زمینوں کا کرایہ یا محصول وصول کرنے کے حق میں نہیں تھا، بلکہ ٹرسٹ کے انتظام کے لیے معاوضے حاصل کرنے کے معاہدے میں شامل تھا، اور معاوضے کے طور پر مختص آمدنی کی نوعیت اس کردار سے ملتی جلتی نہیں تھی جس میں اسے ٹرسٹی کے طور پر اپیل کنندہ نے وصول کیا تھا۔ نتیجتاً، معاوضہ زرعی زمینوں کے کرایے یا محصولات کے طور پر موصول نہ ہونا، جس جائیداد سے آمدنی حاصل کی گئی تھی اس میں قانونی یا فائدہ مند، یہ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ (1) 2 کے معنی

میں زرعی آمدنی نہیں تھی، اور ایکٹ کی دفعہ (viii) (3) 4 کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں تھی۔
 نواب حبیب اللہ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بنگال، (1943) ایل آر 70-آئی اے 14 اور پریمیئر
 کنسٹرکشن کمپنی لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس کے کمشنر، بمبئی سٹی، (1948) ایل آر 75 آئی اے 246، پر بھروسہ کیا۔
 کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ بنا کا مشور سنگھ، (1935) ایل آر 62 آئی اے 215، ممتاز۔
 دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1958 کی دیوانی اپیل نمبر 357۔
 پٹنہ ہائی کورٹ کے 24 اپریل 1957 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، 1955 کے متفرق عدالتی کیس
 نمبر 57 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے۔وی۔وشونا تھ شاستری اور آئی۔این۔شرف۔
 مدعا علیہ کی طرف سے کے۔این۔راجا گوپال شاستری اور آر۔ایچ۔دھبر۔
 25 اکتوبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
 شاہ جسٹس۔ اپیل کنندہ نے کچھ مندروں اور ٹھا کر باریوں کی دیکھ بھال کے لیے شیڈول "اے"
 میں بیان کردہ کچھ زمینوں اور شیڈول "سی" میں بیان کردہ زمینوں کے کرایوں کو طے کرنے کے لیے ٹرسٹ
 کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا۔ ٹرسٹ کے دستاویز کی مادی شرائط یہ ہیں:
 شق 6: "اور جب کہ اعلان کنندہ محسوس کرتا ہے کہ اعتماد کا اعلامیہ بنایا جانا چاہیے جس کے تحت راج
 جائیدادوں کے کسی حصے کی آمدنی کو مختص کیا جاسکتا ہے اور خاص طور پر مذکورہ اداروں کی دیکھ بھال کے لیے
 وقف کیا جاسکتا ہے اور یہ بھی کہ اعلان کنندہ اب تک خود کے ساتھ ایسا ہی سلوک کر سکتا ہے اور دوسروں کے
 ذریعے مذکورہ اداروں اور ان جائیدادوں کے قانونی ٹرسٹی کے طور پر سلوک کیا جاسکتا ہے جن کی آمدنی میں
 سے مذکورہ دیکھ بھال کی جارہی ہے اور فراہم کی جائے گی۔"
 شق 7: "اعلان کنندہ اس کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ یہاں سے منسلک شیڈول "بی" میں
 مزید مکمل طور پر بیان کردہ مذہبی اداروں کو برقرار رکھنے کے مذہبی مقاصد کے لیے ٹرسٹ میں شیڈول "اے"
 میں اس کے دامن میں تفصیلی جائیدادوں کا مالک ہے اور رکھے گا۔
 شق 8: "اعلامیہ مزید اعلان کرتا ہے کہ تمام زمینوں میں جو اب شیڈول "سی" میں بکاشت یا مالک کی
 نجی زمینوں کے طور پر مذکورہ بالا جائیدادوں میں اس کے پاس ہیں جو اعلامیہ کی براہ راست خاص کاشت میں
 ہیں، اب سے اس کی کرایہ داری والی زمینیں ہوں گی یا رہیں گی جس کے لیے اعلامیہ ایسی زمینوں کے خلاف
 درج کرایہ ادا کرے گا، سالانہ طور پر "مذکورہ اداروں کے استعمال اور فائدے کے لیے ٹرسٹی کو اور ان میں

اعلانیہ کے حقوق بہار کرایہ داری ایکٹ کے تحت ریایت کے ہوں گے۔"

انتظام کے اخراجات اور اس پر قابل ادائیگی ٹیکس فراہم کرنے کے بعد شیڈول۔" اے "میں متعین تمام زمینوں کی خالص آمدنی کا تخمینہ 1,81,717 روپے لگایا گیا تھا اور شیڈول "سی" میں بیان کردہ جائیدادوں کے خالص کرایے کا تخمینہ 10,208 روپے لگایا گیا تھا اور ان دو رقوم کے مجموعے سے ٹرسٹی کے معاوضے کے طور پر 15 فیصد کاٹنے کے بعد، 1,63,136-4-0 روپے پر تخمینہ شدہ آمدنی کا بقایا حصہ ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جانا تھا۔

ٹیکس دہندہ کی آمدنی میں جو آمدنی سے متعین ہوتی ہے۔ تشخیص سال 1950-51 کے لیے ٹیکس افسر نے 6,000 روپے ٹرسٹ کی غیر زرعی واجبات سے ہونے والی آمدنی کے طور پر شامل کیے گئے تھے۔ انکم ٹیکس افسر کے خیال میں ٹرسٹ عوامی مذہبی ٹرسٹ نہیں تھا اور زراعت کے لیے استعمال نہ ہونے والی جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اپیل کنندہ کے ہاتھوں ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں تھی۔ تشخیص کے حکم کے خلاف اپیل میں، اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے مؤقف اختیار کیا کہ ٹرسٹ کی جائیدادوں سے اپیل کنندہ کے ہاتھ آنے والی آمدنی اپیل کنندہ کی نجی آمدنی کے طور پر ٹیکس کے قابل نہیں ہے، لیکن ان کے خیال میں، ٹرسٹ کی جائیدادوں کی خالص آمدنی پر 15 فیصد کی شرح سے شمار کردہ 21,274 روپے کی معاوضے پر ٹیکس عائد کیا جاسکتا ہے۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، پٹنہ، پٹنہ میں اپیل میں، اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے منظور کردہ حکم کی تصدیق کی گئی جہاں تک یہ اپیل کنندہ کو موصول ہونے والے معاوضے سے متعلق ہے۔ اس کے بعد پٹنہ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکچر نے اپیل کنندہ کے کہنے پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کو حکم میں بیان کردہ پانچ سوالات پر کیس کا بیان پیش کرنے کی ہدایت کی۔ پانچوں سوال (جو اس اپیل میں واحد سوالیہ مواد ہے) مندرجہ ذیل تھا:

کیا، معاملے کے حقائق اور حالات میں، 21,274 روپے کی رقم جو ٹرسٹ کی جائیدادوں کے شہیت کے کردار میں ٹیکس دہندہ کو ادا کی گئی رقم ہے، اسے اس بنیاد پر ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے تھا کہ یہ زرعی آمدنی ہے؟"

ہائی کورٹ نے ٹریبونل سے اتفاق کیا کہ معاوضہ اپیل کنندہ کو ایک معاہدے کے تحت موصول ہوا تھا، اور یہ زرعی آمدنی نہیں تھی، صرف اس وجہ سے کہ رقم کا ذریعہ زرعی آمدنی تھی۔ ہائی کورٹ نے اس کے مطابق "ٹیکس دہندہ کے خلاف" پانچویں سوال کا جواب دیا۔ یہ اپیل اپیل کنندہ کی طرف سے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66a(2) کے تحت اجازت کے ساتھ دائر کی گئی ہے جو ہائی کورٹ کی طرف سے اس سوال تک محدود

ہے کہ آیا اپیل کنندہ کو ٹرسٹ کی جائیداد سے اس کے کردار میں شہیت کے طور پر موصول ہونے والی رقم انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ تھی۔

دفعہ (1)2 میں "زرعی آمدنی" کی تعریف کا مادی حصہ مندرجہ ذیل ہے:

زرعی آمدنی کا مطلب ہے

(a) زمین سے حاصل ہونے والا کوئی کرایہ یا محصول جو زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے اور یا تو قابل ٹیکس علاقوں میں زمینی محصول کے لیے اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے یا حکومت کے افسران کے ذریعے اس طرح کی مقامی شرح کے تحت اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور جمع کیا جاتا ہے۔

-(b)-

شق (a) کے تحت آنے والی زرعی آمدنی کو واضح طور پر زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمین سے حاصل ہونے والے کرایہ یا محصول کے طور پر حاصل کیا جانا چاہیے۔ ٹرسٹی کے طور پر اپیل کنندہ کے ذریعہ ٹرسٹ کی زرعی جائیدادوں سے موصول ہونے والی آمدنی بلاشبہ اس کے ہاتھ میں زرعی آمدنی تھی اور اسے دفعہ (viii)(3)4 کی وجہ سے ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ تھا۔ اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ محتسب کی طرف سے ٹرسٹ کے دستاویز میں موجود معاوضے کو بھی دفعہ (viii)(3)4 کے تحت مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کیونکہ جب وہ زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کا ایک حصہ اپنے معاوضے کے لیے مختص کرتا ہے تو آمدنی کی اصل نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

اپیل کنندہ کا ان زمینوں میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہے جو ٹرسٹ کا موضوع ہیں: نہ ہی اسے ٹرسٹ کے تحت جائیدادوں کی آمدنی یا اس کے کسی حصے کو اس آمدنی میں کسی فائدہ مند سود کے بدلے حاصل کرنے اور اپنے لیے استعمال کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ حق کا وہ منبع جس میں ٹرسٹ کی خالص آمدنی کا ایک حصہ اپیل کنندہ کے ذریعے مختص کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا معاوضہ حق میں نہیں ہے: زرعی زمینوں کا کرایہ یا محصول وصول کرنا، لیکن ٹرسٹ کے انتظام کے لیے معاوضے حاصل کرنے کے معاہدے میں شامل ہے۔ اپیل کنندہ کے ذریعے معاوضے کے طور پر مختص ٹرسٹ کی آمدنی اسے کرایہ یا زمین کے محصولات کے طور پر موصول نہیں ہوتی ہے؛ واجب الادا معاوضے کے طور پر مختص آمدنی کی نوعیت پھر بھی وہی نہیں ہوتی جس میں اسے ٹرسٹی کے طور پر اپیل کنندہ نے حاصل کیا تھا۔ اس لیے آمدنی کے منبع اور کردار دونوں میں تب تبدیلی آتی ہے جب ٹرسٹ کی آمدنی کا ایک حصہ اپیل کنندہ اپنے معاوضے کے طور پر مختص کرتا ہے، اور یہ اس بات کے باوجود ہے کہ معاوضے کا حساب آمدنی کے فیصد کے طور پر کیا جاتا ہے، جس کا کافی حصہ زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی

زمینوں سے حاصل ہوتا ہے۔ معاوضہ جو کسی عنوان کے تحت زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کے طور پر موصول نہیں ہوتا ہے، اس جائیداد میں قانونی یا فائدہ مند ہے جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے، اسے دفعہ (viii)(3)4 کے تحت مستثنیٰ آمدنی نہیں ہے۔

ہم مختصر طور پر ان حکام کا حوالہ دے سکتے ہیں جو دفعہ (1)2 انکم ٹیکس ایکٹ "زرعی آمدنی" کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں۔

نواب حبیب اللہ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بنگال ((1943) ایل آر 70 ایل اے 14) میں، نجی کونسل نے فیصلہ دیا کہ وکف اسٹیٹ کے متوالی کو موصول ہونے والا معاوضہ، جو کہ ان جائیدادوں یا اثاثوں کی نوعیت پر منحصر نہیں ہے جو وکف کو تشکیل دیتے ہیں اور نہ ہی وکف اسٹیٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی کی رقم پر، ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (1)2 کے معنی میں زرعی آمدنی نہیں ہے حالانکہ وکف اسٹیٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی جائیدادوں سے ہوتی ہے۔

پری میئر کنسٹرکشن کمپنی، لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی ((1948) ایل آر 75 آئی اے 246) میں، نجی کونسل نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ کسی ٹیکس دہندہ کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی جو خود زرعی آمدنی کی تعریف کے اندر نہیں آتی ہے، زرعی آمدنی کی نوعیت کو اس ماخذ کی وجہ سے نہیں مانتی ہے جس سے یہ حاصل ہوتی ہے، یا جس طریقے سے اس کا حساب لگایا جاتا ہے۔ لیکن اگر موصول ہونے والی آمدنی زرعی آمدنی کی تعریف کے تحت آتی ہے، تو اس سے استثنیٰ حاصل ہوتا ہے، چاہے ٹیکس دہندہ اسے حاصل کرے۔ اس صورت میں، فراہم کی جانے والی خدمات پر غور کرتے ہوئے کمپنی کے نیجنگ ایجنٹ کو ادا کیا جانے والا معاوضہ 10,000 روپے کی کم از کم سالانہ تنخواہ تھی جو اس بات سے قطع نظر کہ کمپنی نے کوئی منافع کمایا ہے۔ لیکن اگر کمپنی کے منافع کا 10 فیصد 10,000 روپے سے تجاوز کر گیا تو ایجنٹ کو کمپنی کے منافع پر فیصد کے طور پر شمار کردہ اضافی معاوضہ حاصل کرنا تھا، اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ منافع کس منبع سے حاصل ہوا تھا۔ کمپنی کی آمدنی کے ذرائع میں سے ایک زرعی آمدنی تھی۔ نجی کونسل کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ٹیکس دہندہ کو کوئی زرعی آمدنی نہیں ملتی ہے جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے: اسے ذاتی خدمت کے معاہدے کے تحت معاوضہ ملتا تھا جس کا حساب آجر کی طرف سے کمائی گئی منافع کی رقم پر لگایا جاتا تھا۔

کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ بنام کامشور سنگھ ((1935) ایل آر 62 ایل اے 215) میں، ایک رہن دار کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی جو اسے گروی رکھی گئی جائیدادوں کے قبضے میں گئی تھی، کو زرعی آمدنی قرار دیا گیا تھا۔ لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ رہن کے دستاویز کے تحت، رہن دار کو جائیدادوں کا قبضہ ہونا تھا

اور مٹی کے کاشنکاروں کے سلسلے میں، وہ زمیندار کے عہدے پر کھڑا تھا جو براہ راست ان کے ساتھ معاملہ کرتا تھا اور کرایہ وصول کرتا تھا۔ رہن دار کو سرکاری محصول، سیس اور ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا اور اس کا نام لینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں درج تھا۔ وہ اکیلے ہی کرایہ کے لیے مقدمہ کرنے کے قابل تھا، چاہے وہ موجودہ ہو یا بقیاء، توسیع کے لیے یا اخراج کے لیے مقدمہ کرنے کے قابل تھا اور تمام جائیدادوں میں رییات اور کرایہ داروں کے ساتھ زمینوں کا تصفیہ کرنے کے قابل تھا، درحقیقت، وہ ایسی تمام کارروائیاں کرنے کی پوزیشن میں تھا جو گروی رکھنے والا عام طور پر لے سکتا اگر لیز پر دی گئی اور گروی رکھی ہوئی زمین گروی رکھنے والے کے قبضے میں رہتی۔ رہن دار کو آمدنی حاصل ہوئی، اس کی قانونی ملکیت کی وجہ سے اور اگرچہ رہن دستاویز کے عہد نامے کے تحت، اسے اپنے واجبات کے لیے آمدنی کو بروئے کار لانے کی ضرورت تھی، اس کے ہاتھ میں آمدنی زرعی آمدنی نہیں رہی۔ کا مشور سنگھ کے معاملے ((1935) ایل آر 62 ایل اے 215) میں عدالت سے کہا گیا کہ وہ رہن دار کی طرف سے بنیادی رسید کی نوعیت پر غور کرے نہ کہ رہن کے دستاویز کے عہد نامے کے تحت کی گئی تخصیص پر۔

کے۔ بی۔ سید محمد عیسیٰ اور دیگر بنام کمشنر انکم ٹیکس، وسطی اور متحدہ صوبے (آئی۔ ایل۔ آر۔ (1942) سبھی۔ 425)، ٹیکس دہندہ ایک متوالی تھا جسے دو اعمال کے تحت مقرر کیا گیا تھا۔ دونوں معاہدوں کے تحت اسے زرعی اور غیر زرعی آمدنی حاصل کرنی تھی اور اسے ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے استعمال کرنا تھا۔ ٹرسٹ کے دو معاہدوں میں سے ایک کے تحت، متوالی کو اپنے ذاتی اخراجات کے لیے اور دوسرے میں اپنی خدمات کے بدلے توازن برقرار رکھنا تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ٹرسٹ کے دونوں معاہدوں کے تحت متوالی کی طرف سے رکھی گئی رقم کی بقایا زرعی آمدنی کے طور پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہے۔ عدالت کے خیال میں، اگرچہ ٹرسٹ کے دو اعمال میں استعمال ہونے والی زبان مختلف تھی، لیکن آباد کار کا ارادہ ایک ہی تھا: متولی کو اپنے عہدے کے فرائض انجام دینے کی ضرورت تھی اور جب تک وہ ایسا کرتا ہے، وہ اس خدمت پر غور کرتے ہوئے منافع کے بقیہ حصے کو بروئے کار لانے کا حقدار تھا۔ لیکن ہر معاملے میں، متولی ایک مستفید تھا جس کی ذمہ داری اس کے فائدے سے لطف اندوز ہونے سے منسلک تھی، اور اس وجہ سے اس کی دو صلاحیتیں تھیں، ایک متولی کے طور پر اور دوسری مستفید کے طور پر۔ ان حقائق پر عدالت نے فیصلہ دیا کہ زمیندار سے آمدنی کا توازن جائیداد کی آمدنی پر ٹرسٹ ڈیڈ کی شرائط کے تحت عائد کردہ ذمہ داری کی بنا پر مستفید کو "متوالی کے ذریعے" جاتا ہے۔ متولی وہ چینل تھا جس کے ذریعے مستفید رقم وصول کرتا تھا اور مستفید تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے آمدنی کا براہ راست وصول کنندہ ہوتا تھا، اور منج میں کوئی

تبدیلی نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی آمدنی کے کردار میں کوئی تبدیلی ہوتی تھی۔ فائدہ اٹھانے والے کے ہاتھ میں جانے کے بعد یہ زرعی آمدنی بنی رہی۔ موجودہ معاملے میں، اپیل کنندہ کا ٹرسٹ کی جائیداد میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہے۔ جہاں تک اس کے معاوضے کا تعلق ہے، اپیل کنندہ ٹرسٹ کی آمدنی کا براہ راست وصول کنندہ نہیں ہے، ماخذ اور آمدنی کی نوعیت دونوں میں تب تبدیلی آتی ہے جب زرعی آمدنی کو ٹرسٹ کے دستاویز میں عہد نامے کے تحت فراہم کردہ خدمات کے معاوضے کے طور پر مختص کیا جاتا ہے۔

اس نقطہ نظر میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔